ARE THE GOSPELS CORRUPTED?

تحریف انجیل و صحت انجیل

مصنفہ

پادری ڈبلیو میچن صاحب ایم۔اے

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

انار کلی۔ لاہور

سنہ ۱۹۲۹ء

بار اول ۵۰۰۰
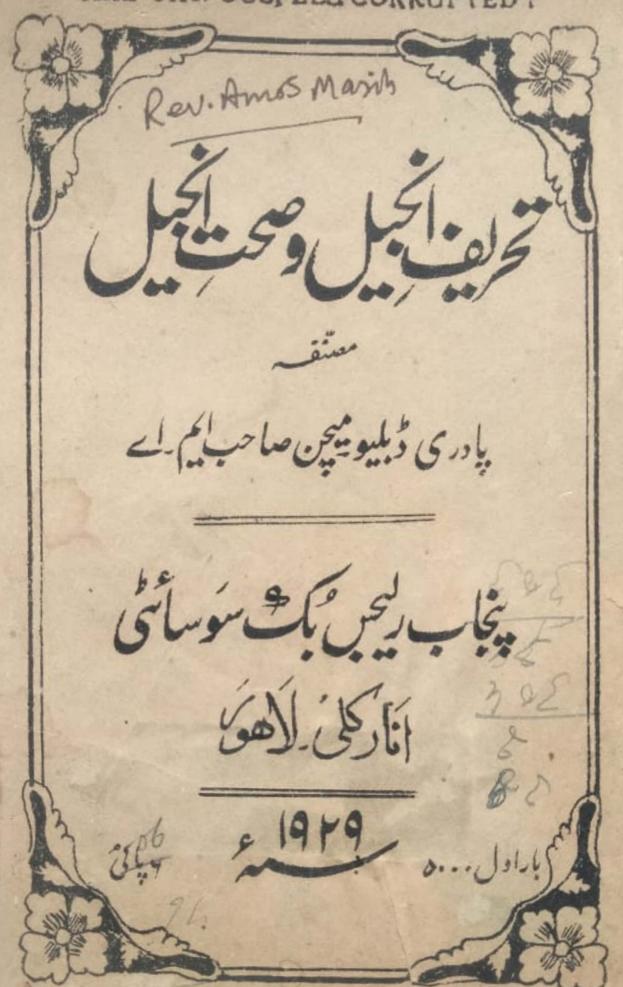
P. R. B. S. LAHORE.

Approved by the C. L. M. C., and published with
the aid of the A. C. L. S. M.

پی۔آر۔بی۔ایس پریس انارکلی لاہور

تحریف انجیل و صحت انجیل

خداوند تعالیٰ کا شکر و سپاس ہو کہ اُس نے وقتاً فوقتاً اُمتوں کو ہدایت بخشی
ہے تاکہ بنی آدم کو راہ راست پر لانے کے لئے الہامی کتابیں لکھی جائیں
مثلاً زبور و انجیل و صحف الانبیاء۔ وہ اقوام جن کے پاس پاک نوشتے ہیں اُن پر
فخر کرتی ہیں جیسے مسلمان قرآن شریف پر اور نصاریٰ انجیل جلیل پر۔ پھر جب
کسی کتاب پر جسے اُس کے معتقد الہامی جانتے ہیں اعتراض کیا جاتا ہے تو
وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں جب کسی خداداد کتاب پر بیجا اعتراض کیا
جاتا ہے اور اُس کی وجہ سے بعض لوگ اکثر اسے جعلی سمجھنے لگتے اور اُس کا
مطالعہ چھوڑ دیتے ہیں تو خلق اللہ کا رُوحانی نقصان ہوتا ہے اس لئے
جھوٹے معترضاں پر ضرور غضب الٰہی ہوگا۔

مُدت سے ہندوستان میں اکثر اہل اِسلام انجیل جلیل پر یہ اعتراض
کرتے ہیں کہ اِس میں تحریف لفظی ہوئی ہے۔ تحریف دو طرح کی ہوتی ہے
یعنی تحریف معنوی جس سے یہ مُراد ہے کہ لوگ کتاب سے اقتباس کرتے

وقت اقتباسات کو بگاڑ دیتے یا کتاب کا مطلب بدل دیتے ہیں۔ ایسی تحریف کتاب کے باہر ہوتی ہے پر تحریف لفظی کا یہ مطلب ہے کہ خود کتاب کی عبارت میں فرق کر دیا گیا ہے۔

یہ الزام ذیل کی قرآنی آیتوں پر مبنی کیا جاتا ہے۔ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ الخ جس کا ترجمہ یہ ہے اور اُن میں ایک فریق ہے کہ زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں کتاب کو کہ تم جانو وہ کتاب میں ہے اور وہ نہیں کتاب میں اور کہتے ہیں وہ اللہ کا قول ہے یا کہا ہے اور وہ نہیں اللہ کا کہا اور اللہ پر جھوٹھ بولتے ہیں جان کر۔ عمران ۸۔ رکوع۔

پھر دوسری آیت یہ ہے مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ الخ یعنی وہ جو یہودی ہیں بے ڈھب کرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے سے۔ نسا ۸ رکوع مگر یہ آیت فقط اہل یہود سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا انجیل شریف سے کچھ بھی واسطہ نہیں کیونکہ یہودیوں نے کبھی انجیل کو قبول نہیں کیا۔

تیسرا مقام یوں ہے يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ الخ۔ ترجمہ۔ اے رسول تو غم نہ کھا ان پر جو دوڑ کر گرتے ہیں منکر ہوتے۔ وہ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور اُن کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کو اور جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئے۔ بے اسلوب

کرتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر۔ مائدہ - ۶ رکوع۔

پھر فبما نقضھم میثاقھم لعنٰھم الخ۔ سو اُن کے عہد توڑنے پر ہم نے اُن کو لعنت کی اور کر دیئے اُن کے دل سیاہ۔ بدلتے ہیں کلام کو اُس کے ٹھکانے سے۔ الخ۔ مائدہ - ۳ رکوع۔

پھر پانچواں مقام حسب ذیل ہے۔ افتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق الخ یعنی اب کیا تم مسلمان اُمید رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ایک فریق تھی اُن میں کہ سنتے کلام اللہ کا پھر اُس کو بدل ڈالتے بوجھ لیکر اور اُن کو معلوم ہے۔ بقر ۹ رکوع۔

صاف صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا آیتوں میں سے بعض فقط یہودیوں کے متعلق ہیں اور چونکہ انجیل شریف عیسائیوں کی کتاب ہے اور یہودیوں کی نہیں لہذا ان آیات کی رُو سے انجیل پر کوئی الزام نہیں لگتا۔

بعض لوگ غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ توریت اور صحف انبیا میں جو آیات مسیح کے حق میں آئی تھیں اُن کو اہل یہود نے مٹانے کی کوشش کی ہے۔ اس کی نسبت اتنا لکھنا کافی ہے۔ اوّل یہودی لوگ یا تو انکار کرتے کہ یہ آیات مسیح کے حق میں لکھی گئیں یا یہ کہتے ہیں کہ ناصرت کا یسوع ابن مریم یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح نہیں ہے دوم جب پرانے عہد نامے یعنی توریت۔ زبور اور صحف الانبیاء کے انگریزی ترجمے کی ترمیم ۱۸۸۴ء میں ہوئی تو ایک دو یہودی علماء

مسیحی ترمیم کرنے والوں کے ساتھ شریک ہوئے اور سب اہل یہود اور نصاریٰ وہی توریت ۔ زبور اور صحف الانبیا پڑھتے اور مانتے ہیں ۔

بہر حال مذکورہ بالا آیتوں میں سے شاید دو ایک مسیحیوں سے منسوب کئے جائیں پس ان کی نسبت یہ کہنا چاہئے کہ ان میں صرف یہ الزام موجود ہے کہ اپنی پاک کتابوں سے اقتباس کرتے وقت اور اس کی آیتیں پڑھتے وقت اہل کتاب مطلب کو بگاڑ دیتے اور بدل دیتے اور ایسی ایسی آیتیں بھی پڑھتے تھے جو ان کی کتابوں میں موجود نہیں تھیں اور یہ محض تحریف معنوی ہے ۔

امام فخر الدین صاحب کی تفسیر اور تفسیر حسینی میں یہ لکھا ہے جیسے پادری غلام مسیح نے اپنی کتاب تحقیق الاسلام میں درج کیا ہے کہ یہاں تحریف سے معنی بدلنا مراد ہے اور نہ تحریف لفظی ۔ ابن عباس سے بھی ایک روایت اسی کے موافق ہے (دیکھو کتاب موصوف) اس سبب سے ایسے بھی اہل اسلام ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ انجیل جلیل میں تحریف لفظی نہیں ہوئی ۔ تو بھی آج کے مسلمین زیادہ تر انجیل شریف کو محرّف مانتے ہیں ۔ اکثر اس الزام کے جواب میں مسیحیوں نے یہ کہا ہے کہ اگر انجیل محرّف ہوئی ہے تو صحیح انجیل ہم کو دکھا دو یا کم سے کم اتنا دکھا دو کہ کہاں تبدیلی ہوئی ۔ کون کون سی آیتیں نکالی گئیں یا بدل ڈالی گئیں ۔ جہاں تک خادم کو

علم ہے کسی نے کبھی یہ کام کرنے کا دعویٰ تک نہیں کیا۔ مسیحیوں کے لئے یہ کافی وشافی جواب ہے پر اُن مسلمانوں کے لئے نہیں جو یقین کرتے ہیں کہ قرآن شریف کی مذکورۂ بالا آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ انجیل میں تحریف لفظی ہوئی ہے۔

مندرجہ بالا چند فقرے ناظرین ازراہِ مہربانی تمہید سمجھیں یہ باتیں پُرانی اور مشہور ہیں اور اِن کی نسبت متعدد اشخاص نے کتابیں اور رسالے تصنیف کئے ہیں اور یہاں اُن کا خلاصہ دُہرانا مفید نہ ہوگا اِس چھوٹی سی کتاب کے لکھنے کا یہ مقصد ہے کہ خادم یہ کہنا چاہتا ہے کہ۔ اوّل موجودہ مستند انجیل محرّف نہیں ہوئی۔ دوم مسیحیوں نے بے شک محمّد صاحب کے زمانے سے پہلے جعلی اور محرّف انجیلیں بنائیں اور ان میں سے کم سے کم ایک جعلی انجیل محمد صاحب کے وقت عرب میں مروّج تھی چنانچہ یہ ممکن ہے کہ ناظرین یہ بھی مانیں کہ قرآن شریف میں اللہ نے سچ مچ عیسائیوں پر انجیل شریف کی تحریف کا الزام لگایا اور ساتھ ہی اِس کے یہ بھی تسلیم کریں کہ مسیحیوں کی موجودہ انجیل مستند اور صحیح ہے۔

ناظرین کو واضح ہو کہ مسیحیوں کے نئے عہد نامے میں جسے لوگ عموماً انجیل کہتے ہیں۔ چار قسم کے صحیفے ہیں یعنی اوّل اناجیل اربعہ جن میں جنابِ مسیح کی سوانح عمری اور تعلیم مرقوم ہے۔ دوم

رسولوں کے اعمال کی کتاب جس میں حواریوں کی منادی اور دین عیسوی کے قائم ہونے کا ذکر ہے۔ سوم خطوط جن میں مسیح کی تعلیم کی نسبت حواریوں کی رائے مندرج ہے اور چہارم مکاشفے کی کتاب غیر مستند نئے عہد نامے میں بدعتی لوگوں کی جعلی کتابیں پائی جاتی ہیں یعنی انجیلیں متفرق رسولوں کے اعمال۔ جعلی خطوط اور مصنوعی مکاشفات۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ غیر مستند کتابیں مستند کتابوں کی طرح ایک جلد میں جمع ہوئیں۔ اکثر مسیحیوں نے ہمیشہ اُن کو رد کیا اور اگرچہ ان میں سے بعض کسی زمانے میں یا کسی علاقے میں مروج ہو گئیں تو بھی یہ سب بہت جلد بھلا دی گئیں۔ بعضوں کا ذکر پرانے زمانے کے مسیحی علماء کی تصنیفات میں ملتا ہے مگر اُن میں سے کچھ بالکل جاتی رہیں اور بعضوں کے صرف دو تین نسخے یا مسودے موجود ہیں۔ بہر حال دو تین ایسی تھیں جن کا اس سے زیادہ رواج ہوا اور جو کئی صدیوں تک پڑھی جاتی تھیں۔

ان کتابوں کے لکھنے والوں کے نام معلوم نہیں۔ اکثر اُن کے مصنف ایسے ایسے نام رکھتے تھے جن سے یہ سمجھا جائے کہ کسی حواری نے اُن کو لکھا۔ مثلاً توما کی انجیل۔ یوحنا کے اعمال۔

۱۹۲۴ء میں جناب ڈاکٹر ایم۔ آر جیمبر صاحب نے اُن کو

سنئے سرے سے جمع کرکے یونانی - لاطینی - سریانی - نبطی اور دیگر زبانوں سے انگریزی میں ترجمہ کیا اور آکسفورڈ کی یونیورسٹی کے مطبع میں چھپوایا ہے - میں ان کا اور نیز مطبع کے مہتمم صاحب کا بھی نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے مجھے مُفت اجازت دی ہے کہ اُس کتاب سے اقتباس کرکے کچھ عبارتوں کو ناظرین کے پیش نظر کروں -

اگر سب غیر مستند انجیلوں وغیرہ کی فہرست بنائی جائے تو اس میں کم سے کم ستر کتابوں کے نام لکھے جائینگے جن میں سے بعض بالکل کھو گئیں بعض ناقص ہیں اور بعض پورے طور پر موجود ہیں - زیادہ اہم کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) انجیلیں :- عبرانیوں کی انجیل - ناقص
یعقوب کی کتاب
توما کی انجیل
مریم کی پیدائش کی انجیل
طفولیت کی انجیل (عربی میں)
نکودیمس کی انجیل
پلاطُس کے اعمال
پلاطُس کا خط
ارمتیہ کے یوسف کا بیان

الف

پطرس کی انجیل ۔ ناقص

"مصنوعی متی کی انجیل"

جعلی اناجیل خطوط اور مکاشفات کی تاریخیں جہاں تک معلوم ہوئیں حسبِ ذیل ہیں :-

(ا) اناجیل ۔ عبرانیوں کی انجیل سے کلیمنٹ نے جو سکندریا میں رہتا تھا اقتباس کیا ہے ۔ کلیمنٹ کی وفات ۲۳۰ء میں ہوئی لہذا یہ انجیل اس وقت سے پیشتر لکھی گئی ۔

یعقوب کی کتاب ۔ غالباً ۱۵۰ء

توما کی انجیل ۔ اوریجن نے جو ۲۵۴ء میں مرگیا اس سے اقتباس کیا ہے

مریم کی پیدائش کی انجیل ۔ غالباً پانچویں صدی میں لیکن ٹھیک پتہ نہیں ملتا ۔

طفولیت کی انجیل (عربی) ٹھیک پتہ نہیں غالباً پانچویں صدی ۔

پیلاطس کے اعمال ۔ چوتھی صدی ۔

پیلاطس کا خط ۔ غالباً پندرھویں صدی میں

ارمتیہ کے یوسف کا بیان ۔ ٹھیک پتہ نہیں چلتا ۔ چوتھی صدی کے بعد ۔

پطرس کی انجیل ۔ اوریجن نے اقتباس کیا ۔ غالباً دوسری صدی "مصنوعی متی کی انجیل" ۔ یہ مذکورہ بالا کتابوں کے بعد کی ہے ۔

ب

حواریوں کے اعمال۔ یوحنا کے اعمال۔ ۱۵۰ء یا اس سے بھی پیشتر۔

پولس کے اعمال۔ ۱۷۰ء کے قریب۔ ٹرٹلین نے جس کی وفات ۲۳۰ء میں ہوئی اس کا ذکر کیا۔

پطرس کے اعمال۔ تقریباً ۲۰۰ء۔

اندریاس کے اعمال۔ ۲۰۰ء اور ۲۵۰ء کے درمیان۔

توما کے اعمال۔ تیسری صدی۔

فلپس کے اعمال اس کے بعد لکھی گئی شاید پانچویں صدی میں۔

خطوط۔ مسیح اور ابگرس بادشاہ کے خطوط۔ یوسیفس نے اس کا ذکر کیا۔ تاریخ وفات ۳۴۰ء۔

پولس اور سینیکا کے خطوط۔ چوتھی صدی۔ جرومؔ نے اس کا ذکر کیا۔ تاریخ وفات ۴۲۰ء۔

رسولوں کے خط۔ اس کا سب سے پرانا نسخہ چوتھی صدی کے خاتمے کا لکھا ہوا ہے۔

مکاشفات۔ پطرس کا۔ نسخہ پانچویں صدی کا ہے لیکن اس کا ذکر دوسری صدی کی ایک فہرست کتب میں ہے۔

پولس کا مکاشفہ۔ اگسٹین نے اس سے اقتباس کیا۔ تاریخ وفات ۴۳۰ء۔

توما کا مکاشفہ ۴۵۰ء سے پہلے کا ہے۔

کنواری مریم کا مکاشفہ۔ اِس کے بعد کا لکھا ہوا ہے پر ٹھیک پتہ نہیں ملتا۔

مذکورۂ بالا فہرست میں جہاں لفظ اقتباس آیا اس سے یہ مُراد نہیں کہ ان بزرگوں نے اِن کتابوں کو صحیح سمجھا کیونکہ اکثر اوقات انہوں نے اِن کو مشکوک یا غیر معتبر بنایا۔ اِن اقتباسوں اور تذکروں سے اکثر کتابوں کی تصنیف کا کچھ سُراغ ملتا ہے۔

(۲) حواریوں کے اعمال:۔ یوحنا کے اعمال
پولس کے اعمال
پطرس کے اعمال
توما کے اعمال
اندیاس کے اعمال
فلپّس کے اعمال

(۳) خطوط:۔ مسیح اور ابگرس بادشاہ کے خطوط
پُولس اور سینیکا کے خطوط
رسُولوں کا خط

(۴) مکاشفات:۔ پطرس کا مکاشفہ
پولس کا مکاشفہ
توما کا مکاشفہ
کنواری مریم کا مکاشفہ

صفحے ا۔ ب۔ پ

یہ سب کتابیں ہیں مگر شریر لوگوں کی کوششوں کا کوئی خاتمہ نہیں۔ حال کے زمانے میں یعنی اُنیسویں صدی میں ایک چھوٹی تین جعلی انجیلیں بنائی گئیں۔ علاوہ اِن کے ایک اور جعلی انجیل برنباس کی انجیل ہے مگر یہ مسیح کے قریب ۱۶۰۰ برس بعد بنائی گئی۔ اِن کتابوں سے ہمارا کچھ سروکار نہیں۔

یہ خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اِس کے قبل کہ مذکورۂ بالا کتابوں کی کچھ عبارتیں نقل کی جائیں ہم سوچیں کہ لوگوں نے اِن کتابوں کو کس مقصد سے لکھا۔ ایک سبب یہ تھا کہ مُستند انجیلوں میں مسیح کے لڑکپن کا بہت کم حال لکھا ہے۔ یقیناً خدا نے نہیں چاہا کہ یہ ہم کو معلوم ہو کیونکہ یہ ہماری نجات سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ پر عام لوگ اِس کی نسبت زیادہ علم چاہتے تھے اور اِسی لئے ایسی کتابیں جو مسیح کے بچپن کا حال بیان کرنے کا دعویٰ کرتی تھیں اور کم علم لوگ اُن کو پسند کرتے تھے۔ اِسی طرح سے لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ مسیح کی موت کے بعد اس نے کیا کیا۔ پھر نئے نئے فرقے قائم ہوئے جو نئے نئے مسئلے مذہب میں ملانا چاہتے تھے اور اِن کے ثبوت کے لئے جعلی خطوط وغیرہ بنائے مثلاً

بعض یہ سکھاتے تھے کہ وہ جسمانی تعلق اور افعال جن کو خدا نے انسان کی نسل قائم کرنے کے لئے ٹھہرایا ہے گناہ میں داخل ہیں اور یہ بھی کہ شوہر اور بیوی کو لازم ہے کہ ایک دوسرے سے الگ رہیں۔ اِس تعلیم کی بُنیاد یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ جسم ہی میں گناہ کی جڑ ہے اور جسمانی زندگی سراسر بُری ہے یہاں تک کہ انسان کا دُنیا سے مِٹ جانا بہتر ہے۔ اِس کے ثبوت کے لئے رسولوں کے اعمال کی جھوٹی کیفیت لکھی گئی۔ پھر جب بعض مسیحیوں نے حضرتِ مریم کی بیجا عزت کرنا شروع کیا جو عبادت میں داخل ہے تو اِس کے متعلق جعلی کتابیں لکھی گئیں۔

پھر ایسے فرقے قائم ہوئے جو فرشتوں اور اَور آسمانی رُوحوں کی بابت بہت عجیب تعلیم دیتے تھے۔ اُن کی طرف سے بھی جعلی نوشتے نکلے جو الہام کا دعویٰ کرتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ فرقے صدیوں سے موقوف ہو گئے ہیں۔

پھر اِس غرض سے کہ ناظرین کو آگاہی ہو کہ اِن کتابوں میں کیسی کیسی باتیں لکھی ہیں میں نیچے ان کی چند عبارتوں کا ترجمہ لکھتا ہوں۔ "توما کی انجیل میں حضرت عیسٰی علیہ السلام یعنی خداوند یسُوع مسیح کے بچپن کی نسبت یُوں مندرج ہے :۔

فصل ۹ سے فصل ۱۱ تک

اور چند دن کے بعد یسُوع کسی مکان کے بالاخانے میں کھیل رہا تھا اور جو چھوٹے چھوٹے بچّے اس کے ساتھ کھیل رہے تھے اُن میں سے ایک مکان پر سے گر پڑا اور مر گیا۔ باقی بچّے یہ دیکھ کر بھاگ گئے اور یسُوع اکیلا رہ گیا۔ پھر جو بچہ مر گیا تھا اُس کے ماں باپ نے آکر یسُوع پر یہ الزام لگایا کہ اس نے اُس کو گرا دیا پھر یسُوع نے کہا کہ مَیں نے اُسے نہیں گرا دیا مگر وہ اُس کو گالی دیتے رہے۔ تب یسُوع چھت پر سے کُود پڑا اور بچّے کی لاش کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا اے زینو (یہی اُس بچے کا نام تھا) اُٹھ اور مجھے بتا کیا میں نے تجھے گرا دیا۔ پس وہ فوراً اُٹھا اور کہا نہیں خداوند تو نے مجھے نہیں گرا دیا بلکہ تُو نے مجھے اُٹھایا ہے۔ اور جب اُنہوں نے یہ دیکھا تو تعجب کیا اور بچّے کے ماں باپ نے اس نشان کے سبب سے خدا کی تمجید کی جو واقع ہُوا اور یسُوع کو سجدہ کیا۔

پھر تھوڑے دن کے بعد ایک جوان پڑوس میں لکڑی چیر رہا تھا اور کلہاڑی گر پڑی ایسا کہ اُس کے پاؤں کا تلوا بیچ میں چِر گیا اور اتنا خُون بہا کہ وہ قریب المرگ ہو گیا۔ جب گڑبڑ اور شور و غُل ہونے لگا تو وہ بچہ یسُوع اُدھر دَوڑ کر بھیڑ کے بیچ

زبردستی گھس گیا اور زخمی جوان کا پاؤں پکڑا اور وہ فوراً اچھا ہو گیا پھر اُس نے جوان سے کہا اب اُٹھکر لکڑی کو چیرتا جا اور مجھے یاد رکھ مگر جب بھیڑ کے لوگوں نے دیکھا کہ کیا ہُوا تو بچے کو سجدہ کیا اور کہنے لگے بیشک خدا کی رُوح اس چھوٹے بچے میں سکونت کرتی ہے۔ پھر جب وہ چھ برس کا تھا تو اس کی ماں نے اُسے بھیجا تاکہ پانی بھر کر گھر میں لے آئے اور اُسے ایک گھڑا دیا لیکن بھیڑ میں وہ گھڑا دوسرے برتن سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا پر یسُوع نے وہ کپڑا جسے وہ پہنے تھا پھیلایا اور اسی میں پانی بھر کر اُسے اپنی ماں کے پاس لایا۔ جب اُس کی ماں نے دیکھا کہ کیا ہو گیا تو اُسے چُوما اور اُس نے ان عجیب کاموں کو جسے وہ اُسے کرتے دیکھتی تھی اپنے دل میں یاد رکھا۔

پھر بیج بونے کے موسم میں وہ چھوٹا بچہ اپنے باپ کے ساتھ نکلا تاکہ وہ اپنی زمین میں گیہوں بوئیں اور جب اس کا باپ بوتا تھا چھوٹے بچے یسُوع نے گیہوں کا ایک ہی دانہ بو دیا پھر اس نے اس کا پھل کاٹ کر اس کے دانے نکالے اور اُسے سَو پیمانے بنائے اور گاؤں کے سب غریبوں کو کھلیان میں بُلا کر وہ گیہوں اُن کو دے دیئے اور یوسف نے باقی گیہوں لے لئے۔ جب اُس نے یہ معجزہ کیا تو اُس کی عمر آٹھ سال کی تھی۔

مذکورۂ بالا عبارت میں کچھ مصنوعی معجزات بیان ہوئے جن کا ذکر

انجیل شریف میں کہیں نہیں ملتا اور جن کی حقیقت کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ شہادت بھی نہیں۔ پھر مسیح کی نسبت ایسی بھی باتیں لکھی گئی ہیں۔

فصل نمبر ۱۱

جن سے اُس میں ناحق غصہ معلوم ہوتا ہے مثلاً اسی کتاب میں لکھا ہے۔ جب یُوسف نے بچے کی عقل دیکھی اور یہ بھی کہ اُس کی عُمر بڑھتی جاتی ہے تو اُس نے پھر اپنے دل میں سوچا کہ اُسے کتابوں سے ناواقف نہیں رہنا چاہیئے اور اس نے اُس کو لیکر کسی دوسرے اُستاد کے حوالے کیا۔ اُستاد نے کہا کہ پہلے میں اُسے یُونانی حروف سکھاؤنگا اور پھر عبرانی حروف۔ کیونکہ اُستاد بچے کی تیز فہمی سے واقف تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔ توبھی اُس نے حروف تہجی لکھ دیئے اور یسُوع دیر تک اُن پر غور کرتا رہا اور اُسے جواب نہ دیا۔ پھر یسُوع نے اس سے کہا کہ اگر تو سچ مچ معلّم ہے اور کتابوں سے خُوب واقف ہے تو مجھے الف کی قدرت بتا پھر میں تجھے ب کی قدرت بتاؤنگا۔ اِس سے اُستاد نے ناراض ہوکر اُس کے سر پر مارا اور بچے نے اُسے دُعائے بد دی اور وہ فوراً بیہوش ہو کر اوندھے مُنہ زمین پر گرا اور بچہ پھر یُوسف کے گھر کو گیا اور یُوسف رنجیدہ ہُوا اور اس کی ماں کو حُکم دیا کہ وہ دروازے کے باہر نہ جائے کیونکہ جو کوئی اُسے غُصہ دلاتا تھا مر جاتا تھا۔

واضح ہو کہ اصلی انجیل میں ذکر ہے کہ جب خداوند یسُوع مسیح کے دُشمنوں نے اُسے طمانچے مارے۔ اس پر تھوکا۔ اُسے کوڑے لگائے

اور آخرکار اُسے مصلوب کیا تو اُس نے اُن کو گالی نہیں دی اور نہ اُن پر لعنت بھیجی بلکہ اُن کے لئے دُعا کر کے کہا۔ اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں (لوقا ۲۳-۳۴ اور پطرس کا پہلا خط ۲-۲۱ سے ۲۴ تک)۔

پھر اُسی کتاب میں یوں مرقوم ہے۔ **دُوسرا یونانی نُسخہ فصل ۲۔**
کسی روز جب بارش ہوئی تو وہ اپنی ماں کے گھر سے نکلکر زمین پر ایسی جگہ کھیلنے لگا جہاں پانی بہہ رہا تھا اور اُس نے چھوٹے گڑھے کھودے اور پانی بہہ کر ان میں بھر گیا۔ تب اُس نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تو صاف سُتھرا پانی بن جائے اور فوراً ایسا ہی ہُوا مگر حنا فقیہہ کا ایک لڑکا جھاؤ کی شاخ لئے اُدھر سے گذرا اور اُس شاخ سے گڑھوں کو بگاڑ دیا اور پانی بہہ گیا۔ پھر یسُوع نے مُڑ کر اس سے کہا اے شریر اور نافرمان لڑکے۔ گڑھوں نے تیرا کیا نقصان کیا ہے کہ تُو نے اُنہیں خالی کیا۔ تو اپنا دَور پُورا نہ کریگا بلکہ اس شاخ کی طرح جو تیرے ہاتھ میں ہے سُوکھ جائیگا۔ وہ لڑکا آگے بڑھا اور تھوڑی دیر میں گر پڑا اور اُس کا دم نِکل گیا۔ دُوسرے مقام میں یُوں مرقوم ہے۔ اور چند دن کے بعد جب یسُوع شہر میں سے گذرتا تھا تو کسی بچے نے اُس پر پتھر پھینکا اور وہ یسُوع کے کندھے میں لگا۔ سو یسُوع نے اُس سے کہا تو اپنا دَور پُورا نہ کریگا۔ فوراً وہ بھی گر کر مر گیا۔ اور جو لوگ پاس کھڑے تھے متعجب ہوئے اور کہنے لگے یہہ بچہ

کہاں سے ہے کیونکہ ہر بات جو وہ کہتا ہے پُورا کام بن جاتی ہے۔

اُس کتاب میں جو مصنوعی متی کی کہلاتی ہے یوں مندرج ہے کہ جب یُوسف اور مریم یسُوعؑ کو مصر میں لے جاتے تھے تو ذیل کی باتیں واقع ہوئیں فصل ۱۸۔ وہ ایک غار پر آئے اور وہاں آرام کرنا چاہا۔ مریم اُتری اور یسُوعؑ کو گود میں لیکر بیٹھ گئی۔ یُوسف کے ساتھ تین لڑکے تھے اور مریم کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ دفعتہً غار سے تین اژدھے نکلے اور ڈر کے مارے سب چلا اُٹھے۔ پھر یسُوعؑ اپنی ماں کی گود سے اُترا اور اژدہوں کے سامنے کھڑا ہُوا۔ پس اژدہوں نے اُسے سجدہ کیا:۔

یسُوعؑ اُن کے سامنے ٹہلتا رہا اور اُن کو حکم کیا کہ کسی کو ضرر نہ پہنچائیں۔ مریم اُس کے سبب سے ڈر گئی مگر اُس نے کہا مت ڈر اور یہ گمان نہ کر کہ مَیں بچہ ہوں کیونکہ مَیں ہمیشہ سے کامل انسان ہوں اور یہ ضروری امر ہے کہ جنگل کے جانور میرے سامنے پالتو جانور سے بن جائیں۔

پھر یہ بھی لکھا ہے فصل ۲۰۔ تیسرے دن مریم نے ایک کھجور کا درخت دیکھکر اُس کے نیچے آرام کرنا چاہا اور جب وہ وہاں بیٹھ گئی تو درخت پر پھل دیکھکر یُوسف سے کہا مَیں کچھ پھل چاہتی ہُوں یُوسف نے جواب دیا مجھے تعجب ہے کہ تو ایسا کہتی

اور طرح کے ہیں۔ ان میں ایک بھی ایسا نہیں جو مسیح کے فائدے یا نفع کے لئے یا محض دکھاوے کے لئے یا کسی کے نقصان کی غرض سے کیا گیا ہو۔ فرق آسمان و زمین کا ہے۔ اور یہ مروّجہ انجیل کی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے

دوم۔ جعلی اناجیل میں یہ بدعت ملتی ہے کہ مسیح سچ مچ اصلی انسان نہ تھا بلکہ بچپن میں الٰہی عقل وفہم رکھتا تھا۔ یہ بات مطلقاً اصلی انجیل کی تعلیم کے خلاف ہے

پطرس کی انجیل کے مصنف نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ جب مسیح مصلوب ہؤا جس کا وہ انکار نہ کر سکا تو نہیں مرا اور نہ اُسے خدا کی مفارقت محسوس ہوئی جیسا انجیل میں مرقوم ہے پس اُس نے یوں لکھا۔

فصل ۵۔ دوپہر کا وقت تھا اور تمام یہودیہ پر تاریکی چھائی رہی اور لوگ فکرمند اور سخت مضطرب تھے ایسا نہ ہو کہ اس کے جیتے ہوئے سورج ڈوب جائے کیونکہ لکھا ہے کہ سورج مقتول کے ہوتے ہوئے نہ ڈوبنے پائے۔ اور ان میں سے ایک نے کہا اس کو پت ملایا ہؤا سرکا پلاؤ اور اُنہوں نے اسے ملا کر یسوع کو پلایا۔ یوں وہ سب کچھ پورا کر کے اپنے گناہوں کو اپنے سروں پر لائے۔ اور بہت لوگ چراغ لئے پھرتے تھے کیونکہ وہ یہ سمجھے بیٹھے کہ رات ہوگئی ہے اور بعض لوگ گر بھی پڑے۔ پھر خداوند نے

ہے۔ کیونکہ درخت بہت اُونچا ہے۔ ہیں تو پانی کی فکر میں ہوں اس لئے کہ ہمارے پاس بہت کم بچا ہے۔ پھر یسُوع نے جو مریم کی گود میں بیٹھا تھا چہرے سے خوشی ظاہر کی اور کھجُور کے درخت کو حکم دیا کہ اپنے پھل اس کی ماں کو دیدے۔ پس درخت مریم کے پاؤں تک جُھک گیا اور اُس نے اُس سے اتنا توڑا جتنا اُس نے چاہا اس کے بعد یسُوع نے درخت کو سیدھا ہو جانے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ جو پانی ہیں سے اس کی جڑ میں چُھپا تھا اُن کو کچھ دیدے۔ چنانچہ ایک چشمہ بہ نکلا اور سب نے خوش ہو کر اس میں سے پیا۔

زبان عربی میں ایک انجیل اسی قسم کی موجود تھی اور ۱۸۹۷ء میں سائک صاحب نے اس کے ایک نسخے کا ترجمہ زبان انگریزی میں کیا تھا لیکن اتنے میں یہ نسخہ کھو گیا تو بھی شہر روم اور شہر فلورنس میں نسخے موجود ہیں۔ یہ کتاب توما کی انجیل سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔

اُوپر کے اقتباسات کی نسبت یہ کہنا ہے کہ ان میں اوّلاً ایسے ایسے مصنوعی بیانات ہیں جو عام لوگ سُننا پسند کرتے تھے۔ جب لوگ جعلی انجیلیں بنانے لگے تو ایسے ایسے معجزے بیان کئے۔ اگر ناظرین مروّجہ انجیل کا جو اصلی ہے مطالعہ کرینگے تو اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ جو معجزے اس میں بیان کئے گئے بالکل

چلا کر کہا اے میری قدرت اے میری قدرت تو نے مجھے چھوڑ
دیا اور وہ یہ کہکر اُٹھا لیا گیا۔
ناظرین وہ انجیل دیکھیں جو مرقس کی معرفت لکھی گئی تو ۱۵ ویں باب
کی ۳۴ ویں آیت میں یوں دیکھینگے کہ یسُوع نے کہا اے میرے
خدا اے میرے خُدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے اور انجیل مقدس
یعنی نئے عہد نامے میں بیسیوں دفعہ لکھا ہے کہ وہ مر گیا بلکہ ٹیسیٹس
(Tacitus) اور لوشین (Lucian) غیر مسیحی مؤرخوں نے بھی
اس کا ذکر کیا ہے اور سیلسس جو بُت پرستوں میں مسیحیوں کا بڑا
مخالف تھا اس نے اس بات کو مسیحیوں کا ننگ بنانا چاہا کہ تمہارے
دین کا بانی مصلوب ہؤا۔ پر جو بدعت دوسیٹزم (Docetism)
کہلاتی ہے اس میں یہ غلط تعلیم تھی کہ خداوند یسُوع مسیح درحقیقت
انسان نہ تھا بلکہ ہندوؤں کے اوتاروں کی مانند اس میں خدا نے
اپنے کو صرف انسان کی صورت میں دکھایا اور سچ مچ مسیح کسی طرح
سے انسانی کمزوریوں اور تکلیفوں میں شریک نہیں ہؤا اور یہ
انجیل شریف کے بالکل خلاف ہے۔
پلاطس کے اعمال میں مسیح کے مقدمے کے بیان میں اضافہ کیا
گیا ہے مثلاً یُوں مرقوم ہے کہ جن لوگوں کو مسیح نے تندرست کیا
تھا ان میں سے ایک نے آکر اُس کی طرف سے شہادت دی۔

یونانی نسخہ۔ چھٹی فصل

انجیل شریف یعنی نئے عہد نامے میں یوں آیا ہے (پطرس کا
پہلا خط۔ ۳۔۱۸ اور ۱۹ اور ۴۔۶) یسوؔع جسم کے اعتبار سے
تو مارا گیا لیکن رُوح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا اسی میں اُس نے
جا کر اُن قیدی رُوحوں میں منادی کی جو اس اگلے زمانے میں
نافرمان تھیں الخ" اور پھر "مُردوں کو بھی خوشخبری اسی لئے سُنائی
گئی تھی کہ جسم کے لحاظ سے تو آدمیوں کے مطابق اُن کا انصاف ہو
لیکن رُوح کے لحاظ سے خدا کے مطابق زندہ رہیں۔ بہت سے
مفسرین یہ سمجھتے ہیں کہ اِن آیتوں کا یہ مطلب ہے مصلوب ہونے
اور جی اُٹھنے کے درمیان خداوند یسوؔع مسیح نے عالم ارواح
میں منادی کی تاکہ مُردوں کو اس کی تعلیم ماننے اور رجوع لانے
کا موقع ملے۔

عام لوگوں میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس کی نسبت اور معلوم
کر لیں چنانچہ بعض مصنوعی انجیلوں میں اِن باتوں کا ذکر پایا جاتا
ہے مثلاً پلاطُس کے اعمال میں یوں مسطور ہے:۔

لاطینی نسخہ فصل ۱

رَبّی اداس اور رَبّی فنئیس اور رَبّی ایگیاس
یعنی وہ تین اشخاص جو گلیل سے یہ کہتے ہوئے
آئے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ یسوؔع آسمان پر اُٹھا لیا گیا ہے
یہودیوں کے سرداروں کے۔ بیچ اُٹھ کھڑے ہوئے اور جو کاہن
اور لاوی کی مجلس ربانی کے لئے فراہم ہوئے ان سے کہا جب

گلیل سے یردن تک آتے تھے تو اِن آدمیوں کی ایک بڑی بھیڑ
جو پُرانے زمانے میں مر گئے تھے سفید کپڑے پہنے ہمیں ملی۔ اِن
میں ہم نے کرینس اور لیوکیس کو حاضر دیکھا اور وہ ہمارے نزدیک
آئے۔ پس ہم نے ایک دوسرے کو بوسہ دیا کیونکہ وہ ہمارے
پیارے دوست تھے۔ اور ہم نے ان سے پوچھا کہ اے دوستو۔
اے بھائیو۔ ہم کو بتا تو دو کہ یہ کیا جان اور کیا جسم ہے اور یہ کون
لوگ ہیں جن کے ساتھ تم چلتے ہو اور تم جو مُردہ تھے کیسے مجسّم ہوئے۔
اُنھوں نے جواب دیا ہم مسیح کے ساتھ عالم ارواح سے نکلے
اور اُسی نے ہم کو مُردوں میں سے جلا کر اُٹھایا ہے۔

فصل ۱۷ سے ۱۹ تک

آگے یُوں بیان ہے کہ اِن دو آدمیوں یعنی کرینس اور لیوکیس
نے جو کچھ واقع ہُوا اُس کی کیفیت لکھ دی۔ کرینس کا اظہار حسبِ
ذیل ہے:۔
میں کرینس ہوں۔ اے خداوند یسُوع مسیح زندہ خدا کے بیٹے۔
جو عجیب کام تُو نے عالمِ ارواح میں کیا ہے مجھے اِس کا ذکر کرنے
دے۔ جب ہم عالمِ ارواح کے بیچ تاریکی اور موت کے سائے
میں جکڑے تھے تو یکایک ہم پر بڑی روشنی چمکی اور عالمِ ارواح اور
موت کے پھاٹک لرزاں ہوئے اور اعلیٰ باپ کے بیٹے کی ایسی

آواز سُنائی دی جیسی بڑی گرج کی آواز اور وہ آواز یُوں اعلان کرنے لگی۔ اے حاکمو۔ اپنے پھاٹکوں کے کواڑوں کو ہٹالو۔ اپنے ازلی دروازوں کو کھول دو کیونکہ مسیح خداوندِ ذوالجلال داخل ہونے کے لئے نزدیک آتا ہے۔

تب مَوت کا حاکم شیطان ڈرتا ہُوا بھاگتا چلا آیا اور اپنے خادموں سے اور عالمینِ ارواح سے کہنے لگا۔ اے میرے خادمو اور اے سب عالمینِ ارواح اکٹھے ہوکر اپنے پھاٹکوں کو بند کردو لوہے کے اڑبنگوں کو لگا دو اور دلیری سے لڑکر سامنا کرو تاکہ ہم جو ان کے مالک ہیں اسیر ہوکر نہ باندھے جائیں...... پھر شیطان نے ہادیس سے کہا تیار رہو کہ اُسے جو مَیں تیرے پاس لاؤں پکڑلو۔ اس پر ہادیس نے شیطان کو یُوں جواب دیا کہ اعلیٰ باپ کے بیٹے کی آواز کے سوا یہ شور اور کچھ نہیں تھا کیونکہ زمین اور عالم ارواح کے سب مقام اس سے لرزاں ہوئے اِس لئے مجھے گمان ہے کہ مَیں خود اور میرے سب بند بھی کُھل گئے ہیں مگر اے شیطان ساری بدی کے سردار میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ میری اور تیری قدرت کے واسطے اس کو میرے پاس نہ لا ایسا نہ ہو کہ جب ہم اسے لے لینا چاہیں تو ہم اِس کے اسیر ہوجائیں کیونکہ اگر اس کی آواز ہی سے میری ساری طاقت یُوں مغلوب ہوئی تو تیرا کیا خیال ہے کہ جب وہ ہمارے پاس آموجود ہوگا تو وہ کیا کُچھ کریگا۔

اِس کے بعد یُوں بیان ہے فصل ۲۱۔ کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور انبیاء ہیں سے بعض اور آخر میں حضرت یحیٰی یسوع مسیح کا حال بیان کرنے لگے پھر یہ لکھا ہے (فصل ۲۲۳- آیات ۱- اور ۳) اور اعلیٰ باپ کے بیٹے کی آواز بڑے گرج کی مانند دوبارہ آئی کہ اے حاکمو اپنے پھاٹکوں کو اُٹھاؤ اور اَے ابدی دروازو اُٹھو تو جلال کا بادشاہ داخل ہوگا۔ تب شیطان اور ہادیس نے پُکار کر پُوچھا جلال کا بادشاہ کَون ہے! اور خداوند کی آواز نے جواب دیا۔ خداوند۔ زبردست اور قوی۔ خداوند جو جنگ میں قوی ہے......تب مقدس داؤد کا غصہ شیطان پر بھڑکا اور اُس نے بلند آواز سے کہا۔ اے ناپاک اپنے پھاٹکوں کو کھول تاکہ جلال کا بادشاہ اندر آئے۔ اِسی طرح سے خدا کے تمام اَولیا شیطان کے خلاف اُٹھے اور قریب تھا کہ وہ اُسے پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ تب باہر سے آواز پھر آئی۔ اَے حاکمو اپنے پھاٹکوں کو کھول ...... اور دفعتہً عالم ارواح لرزاں ہُوا اور موت کے دروازے اور قفل چُور ہو گئے اور لوہے کے اڑبنگے ٹُوٹ کر زمین پر گر پڑے غرض سب کُھل گیا اور شیطان نادم اور رنجیدہ بیچ میں کھڑا رہا اور اِس کے پاؤں میں بیڑیاں لگائی گئیں اور خداوند یسُوع مسیح آسمانی نُور کے جلوے اور حلم کے ساتھ آیا۔ گو وہ اعلیٰ تھا تو بھی حلیم تھا اور اپنے ہاتھ

میں زنجیر لاکر اس کو شیطان کی گردن میں باندھ دیا اور اسے پیچھے کی طرف جہنم میں پھینک دیا۔

فصل ۲۵ اس کے بعد بیان ہے کہ مسیح حضرت آدم اور حوّا اور بہت سے اور راستبازوں کو فردوس میں لے گیا۔

مذکورۂ بالا باتوں کا ذکر اصلی کتاب میں کہیں موجود نہیں۔ اس کی نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ وہ سب متخیلہ کا بنایا ہوا ہے اور بس۔

رسولوں کے اعمال کی بابت جو مصنوعی کتابیں لکھی گئیں ان میں سے تقریباً سب ایک خاص فرقے کی طرف سے ہیں۔ اس فرقے کا نام نیکی تھا۔ وہ یہ سکھاتا تھا کہ جسم سراسر بد ہے اور رُوحانیت کے لئے ضرور ہے کہ جسم کو تکلیف دیں۔ وہ یہ تعلیم دیتے تھے کہ بیوی اور شوہر کا اکٹھا ہونا داخل گناہ ہے جیسا اُوپر بیان ہو چکا اور یہ جعلی کتابیں اس بدعت سے قریب قریب بھری ہیں اگرچہ اس کے ساتھ ہی اچھی تعلیم بھی پائی جاتی ہے۔

یوحنا کے اعمال میں یُوں مندرج ہے (باب ۲۱۔ فصل ۱۰۵)۔

اپنے دل میں مبارک یوحنا کی تعلیم قبول کرلو۔ جب وہ شادی میں بُلایا جاتا تھا تو صرف پاکدامنی کے لحاظ کرنے کے خیال سے جاتا تھا اور اس بات پر غور کرو جو اُس نے کہی کہ بچّو جب تمہارا جسم پاک اور اچھوت ہے اور برباد نہیں ہوا اور شیطان نے جو پاکدامنی کا بے شرم جانی دشمن ہے۔ تمہیں

ناپاک نہیں کیا تو نکاح کے لگاؤ کا بھید سمجھو کہ وہ سانپ کا عمل۔ تعلیم سے ناواقفی۔ نسل کا نقصان۔ موت کی بخشش . . . . اور وہ رکاوٹ ہے جو آدمی کو خداوند سے الگ رکھتا ہے۔

پھر یُوں بھی مرقوم ہے کہ یُوحنا نے دُعا کی (وہی باب فصل ۱۱۳) اَے تُو جس نے مجھے آج تک عورت کے ساتھ شادی کرنے سے اچھوت رکھا۔ جب مَیں نے جوانی میں شادی کرنی چاہی تو تُو نے مجھ پر ظاہر ہو کر فرمایا۔ اَے یُوحنا مجھے تیری ضرورت ہے۔ تُو نے پھر میرے لئے جسمانی مرض تیار کیا اور جب تیسری بار مَیں نے شادی کرنا چاہی تو تُو نے مجھے فوراً روک دیا الخ۔

پھر توما کے اعمال میں بھی لکھا ہے کہ خداوند یسُوع مسیح نے خود ایک مرتبہ دُلہا دُلہن پر ظاہر ہو کر ان کو سکھایا کہ نکاح ناپاک ہے اور شوہر بیوی اکٹھے ہونے سے اپنے جسموں کو ناپاک کرتے ہیں۔

پولُس کے اعمال میں بہت سی عجیب باتیں لکھی ہیں مثلاً ہائرونمس افسس شہر کا حاکم تھا اور پولُس نے بے باکی سے بات کی۔ پس ہائرونمس نے کہا تو اچھی باتیں کرنا جانتا ہے پر یہ ایسی باتوں کا مناسب وقت نہیں۔ مگر شہر کے لوگ بہت ناراض ہوئے اور پولُس کے پیرواؤں کو بیڑیوں میں جکڑ کر اسے

قید خانے میں بند کر دیا جب تک وہ شیر ببروں کے سامنے
نہ پھینکا جائے۔ مگر پوبِلا اور ارتیمِلا جو معزز اِفیون کی
بیویاں تھیں پولُس کی سچی پیرو تھیں۔ وہ رات کو اُس کے
پاس گئیں اور الٰہی اِصطباغ مانگا۔ اور خدا کی قدرت
سے پولُس لوہے کی بیڑیوں سے چھوٹ گیا اس وقت
فرشتے بھیجے گئے تاکہ پولُس کو ہمراہ لے جائیں اور اپنے
از حد تیز نُور سے رات کی تاریکی کو دُور کریں۔ پولُس اُن
کے ساتھ سمندر کے کنارے گیا اور اُن عورتوں کو بپتسمہ
دیا اور بغیر اِس کے کہ قید خانے کا کوئی آدمی دیکھے قید
میں لوٹ گیا اور شیر ببروں کے بھینٹ ہونے کے واسطے
رکھا گیا۔

چنانچہ ایک نہایت بڑا شیرِ ببر جو زور میں یکتا تھا اس پر
چھوڑا گیا اور وہ اکھاڑے میں اس کے پاس دوڑ کر اس کے
قدموں پر لیٹ گیا۔ پھر جب بہت سے اور جنگلی درندے
اس پر چھوڑ دیئے گئے تو کوئی اس پاک جسم کو چھونے نہیں
پایا بلکہ مُورت کی طرح کھڑا رہکر دُعا میں لگا رہا۔ اُسی وقت
آندھی آئی اور بہت سے اولے گرے یہاں تک کہ بہتیرے
آدمیوں اور جانوروں کے سر پھوڑ دِیئے گئے اور خود ہائرونِمس کا
کان کٹ گیا۔ پھر بعد میں وہ اور اُس کے خادم پولُس کے معبُود

کو ماننے لگے اور نجات کا بپتسمہ لیا اور وہ شیرِ ببر پہاڑوں میں بھاگ نِکلا۔

پَولُس کے اعمال کے نُسخہ کا شروع اور خاتمہ بہت کچھ پھٹا ہے۔ مذکورۂ بالا قصّے کا ذکر ہپولیٹس کی ایک کتاب میں پایا جاتا ہے۔ اِس کی مَوت ۲۳۶ءء میں ہوئی۔ پُورا بیان چَودھویں صدی کی ایک یُونانی کتاب میں مِلتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جب پَولُس کے اعمال کی کتاب لکھی گئی تو یہ اس کا ایک حِصّہ تھا۔ ڈاکٹر جیمس نے اِسے آٹھواں باب ٹھہرایا ہے۔

اِن مصنُوعی اعمال کی کتابوں میں بیسوں ایسی ایسی رام کہانیاں ہیں پر کِسی میں کچھ حقیقت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اس کی کچھ شہادت بھی نہیں مِلتی ثبُوت کا کیا ذکر۔

کئی جعلی خطُوط بھی لکھے گئے جن کے اصلی لکھنے والوں کے نام معلوم نہیں۔ اُنہوں نے چاہا کہ یہ رسُولوں کے خطوط مانے جائیں مگر اِن میں کوئی غور طلب بات نہیں جو ذکر کرنے کے لائق ہو۔

آخر کار مصنُوعی مکاشفات ہیں جن میں بڑی تفصیل کے ساتھ لوگوں نے وہ باتیں لکھیں جن کو وہ دُنیا کی آخرت کے لئے مناسب سمجھتے تھے اور گنہگاروں کی سزائیں بھی بیان کیں۔ ایک عبارت مذکورۂ ذیل ہے جو پطرس کے مُکاشفے سے اقتباس کی گئی ہے اور اِسی پر ہم اِکتفا کریں۔ اخمیم شہر کا نُسخہ۔

آیات ۲۱ سے ۲۵ تک۔

اور مَیں نے ایک اَور مقام دیکھا جو اس پہلے مقام کے سامنے تھا یہ بہت بدصورت تھا اور سزا کے لئے تھا اور سزا پاتے والوں کا لباس کالا تھا جو اس جگہ کی ہوا کے موافق تھا۔ وہاں کچھ لوگ اپنی زبانوں سے لٹکائے گئے تھے یہ وہ تھے جنہوں نے راہِ راست کا کُفر بکا اور اُن کے نیچے جلتی آگ رکھی گئی تھی جو اُنہیں عذاب دیتی تھی۔ اور ایک بڑا تالاب بھی تھا جو جلتے کیچڑ سے بھرا تھا اِس میں کچھ لوگ تھے جو راستی سے کنارہ کش ہوئے تھے اور ان پر عذاب پہنچانے والے فرشتے مقرر تھے۔ ان کے سوا عورتیں بھی تھیں جو اُس اُبلتے ہوئے کیچڑ کے اُوپر اپنے بالوں سے لٹکائی گئیں۔ یہ وہ تھیں جو اپنے کو زناکاری کے غرض سے سنگارتی تھیں اور جو مرد اُن کے ساتھ زنا کی غلاظت میں مُبتلا ہوئے تھے وہ اپنے پاؤں سے لٹکائے گئے اور اُن کے سر اس کیچڑ میں چھُپے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ ہم کو یقین نہ تھا کہ ہم اِس جگہ میں آئینگے۔ پھر مَیں نے قاتلوں اور اُن کے صلاحکاروں کو ایک تنگ مقام میں پھینکا ہؤا دیکھا۔ اس مقام میں ناپاک رینگنے والے جاندار تھے اور اُن لوگوں کو ڈنک مارتے تھے اور وہ لوگ اس عذاب میں کروٹ بدلتے رہتے تھے۔ اور اُن پر اس قدر کیڑے لگے تھے کہ کالی گھٹا کی مانند تھے۔ اور مقتولوں کی رُوحیں کھڑی

ہوئی قاتلوں کے عذاب کو دیکھتی اور یہ کہتی تھیں یا خدا تیرا انصاف راست ہے۔

زیادہ عبارتیں اقتباس کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اور اگر اور لکھی جائیں تو تطویل کا اندیشہ ہوتا۔ اتنی عبارتوں سے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ جعلی اناجیل۔ اعمال اور مکاشفات کیسے ہیں۔

شاید یہ سوال کیا جائے کہ خدائے تعالیٰ نے لوگوں کو ایسا کام کیوں کرنے دیا۔ اس کا جواب آسان نہیں کیونکہ خدا بہت سے گنہگاروں کو جبراً گناہ کرنے سے نہیں روکتا پر شاید ایک سبب یہ ہے کہ مسیحی کلیسیا جانچی جائے اور خداوند کا کلام پہچاننا سیکھے۔

اور ایک فائدہ تو صاف ظاہر ہے۔ ان جعلی اور محرف کتابوں کا مطالعہ کرنے سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ اس زمانے کے لوگ کیسی کیسی باتیں اپنی طرف سے بنا ناپسند کرتے تھے اگر مروجہ انجیل صحیح نہ ہوتی تو بیشک اس میں ایسی ہی باتیں پائی جاتیں پر اگر ناظرین مقابلہ کرینگے تو معلوم کرینگے کہ ان میں آسمان و زمین کا فرق ہے اور یہ مروجہ انجیل شریف کی صحت کا ایک ثبوت ہے۔

اگر انگریزی دان ناظرین کو شوق ہو تو وہ ڈاکٹر جیمس صاحب کی کتاب کا مطالعہ کریں جس کا نام اور ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے:-

The Apocryphal Testament by Dr. M. K. James, Oxford Press, Bombay.

گذشتہ صدی میں مسیحی علمائے انجیل جلیل کے موجودہ متن کو خوب جانچا تاکہ اگر اس میں کوئی غلطی پڑگئی ہو تو یہ معلوم ہو جائے اور جتنے پرانے نسخے مل سکتے تھے جن میں سے اکثر محمدؐ صاحب کی پیدائش سے بہت سال پہلے لکھے گئے تھے ان کا مقابلہ کیا۔ خاصکر پادری ویسٹکاٹ اور پادری ہورٹ صاحبان نے یہ کام کیا یہانتک کہ جن لوگوں نے اس کو دریافت فرمایا اور صاحبان موصوف کی تصنیفات اور تالیفات کا مطالعہ کیا انہیں معلوم ہے کہ نئے عہد نامے کا صحیح متن ہمارے پاس ہے۔

ناظرین یقین کریں کہ مروجہ انجیل صحیح ہے جب خدا نے اپنا کلام انسان پر نازل کیا تو اُسے بگڑنے نہیں دیا اور اگرچہ بدعتیوں اور بداعتقادوں نے اُس کو بگاڑنے اور اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جیسا اوپر بیان ہو چکا تو بھی خدا کی ہدایت سے ایمانداروں نے اُن کی کوششوں کو معلوم کیا اور اُن کی مصنوعی کتابوں کی بُرائی پہچان لی یہانتک کہ یہ نتیجہ ہوا کہ یہ کتابیں کمیاب بلکہ تقریباً نایاب ہو گئی ہیں اور اکثروں کو اُن کی موجودگی کا گمان تک نہیں - خدا کرے کہ جتنے لوگ اس کے پاک کلام پر حملہ کریں یا اُس کو بگاڑ دینے کی کوشش کریں ان کی کوششیں اِسی طرح سے رائگاں جائیں۔ آمین۔ ثم آمین ✣

تمام شد

نہایت ہی مفید اور دلچسپ کتابیں

کتاب	قیمت
میں کیوں مسیحی ہوگیا؟	ار
تحریفِ انجیل و صحتِ انجیل	۶پائی
ترقی یا تنزل؟	۶پائی
خدا کی جہاتِ ثلاثہ	۳ر
حقیقی زندگی	۳ر
ہندو محمدی مسیحی مذاہب کا مقابلہ	۶پائی
تین لڑکے	۳پائی
بیگناہ نبی	۳پائی
حقیقی شہید	ار
ایک عجیب پیشینگوئی	۶پائی
خفیہ شاگرد	۶پائی
نیا آسمان	۳پائی
بادبگولہ	۳پائی
حقوق و فرائضِ نسواں	۵ر
ہدایت الممترین	۳پائی
نیک سامری (نظم)	ار۶پائی
بارہ ضروری سوالات	۲ر
انسان کامل	۹پائی
مکافاتِ عمل (ناول)	۱۰ر
تکشیف التثلیث	۸ر

کتاب	قیمت
فریادِ منتظر (نظم)	ار۶پائی
عالمگیر مذہب	۳ر
مسیح کی شان	۳ر
شہادتِ قرآنی بر کتبِ ربانی	۴ر
ضربتِ عیسوی	۸ر
ینابیع الاسلام	۱۲ر
خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا اقوال	۳ر
یوسفستان (نظم)	ار۶پائی
یوئیل (کہانی)	۸ر مجلد
مقررہ وقت	۴ر
مسیح کی شہادت	۳پائی
ایک بیش قیمت عطر کی شیشی	۶پائی
(فارسی)	۶پائی
اسلام میں مسیح	۲ر
کوائف العرب	۱۴ر
ستیارتھ پرکاش درپن	۸ر
مسیح کے ایلچی	۵ر
مُسرف بیٹی (کہانی)	۳ر
موازنۂ بائبل و قرآن	۱۲ر

اثمارِ شیریں ۶ر
الطریقت سہر
الغزالی (باتصویر) عہر
دُعا کی حقیقت ۴ر
احادیثِ اہلِ اسلام ۶ر
کلام اللہ از روئے اسلام سہر
رُوح القدس از روئے قرآن ۳ر
گناہ کیا ہے؟ ۳ر
اِنسان کیا ہے؟ ۳ر
مسئلۂ تخلیق ۶ر
ہماری بائبل اور مُسلم علماء عہر
سیرِ ہندوستان باتصویر (مجلد) عہر
شریعتِ ارتداد ۲ر
اثنا عشریہ ۲ر
مسیحی تعلیم کا خلاصہ ۶ر
انجیلِ مقدس کے چند چیدہ مضامین ۶ پائی
مسیح کی الوہیت ۳ پائی
مسیح کے نام ۳ پائی
خلافت ۶ پائی
خداوند مسیح کے جی اٹھنے کا تواریخی و معجزانہ ثبوت ۶ پائی

حقیقی دوست ۱ر
اکلیل الانجیل ۲ر
حضرت محمد اور کتابِ مقدس ۲ر
ملکہ الیگزینڈرا ۲ر
آیت الرجم ۱ر
تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن سہر
سلک مروارید ۱۰ر
ہبوطِ نسلِ انسانی سہر
براہین نیرہ ۶ر
راہِ زندگی ۳ پائی
تحقیق آریہ سہر
مذہب اور حقیقت ۳ر
دُرِ حکمت سہر
محمد عربی و مسیح ناصری ۸ر
تفسیر مرقس عہر
ایک تاریخی واقعہ ۶ پائی
دُرِ حقیقی ۳ر
ملکِ المحبت بے تصویر ۸ر
" باتصویر رنگین ۱۲ر
رُوح سے معمور زندگی ۴ر
تاویل القرآن ۶ر

سیکرٹری پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی انارکلی لاہور